مدیر کے نام

سید وصی مظہر ندوی ' کینیڈا

ترجمان القرآن میں ''رسائل و مسائل'' (اپریل ۲۰۰۲ء) میں یہ بات: ''یہ (طلاق) جائز کاموں میں سے وہ کام ہے جو اللہ تعالیٰ کو غضب میں لانے والا ہے'' غلط ہے۔ کیونکہ جو کام اللہ کو غضب میں لائے وہ جائز کیسے ہوسکتا ہے' وہ تو حرام ہونا چاہیے۔ حدیث میں اس کو ''ابغض المباحات'' اس لیے کہا گیا ہے کہ تمام مباح صورتوں میں سے یہ صورت سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ مگر اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہے تو طلاق دینے سے اللہ تعالیٰ غضب ناک کیوں ہوگا؟ تنبیہ اور اصلاح کا شرعی راستہ یہی ہے کہ شوہر بیوی کو ایک طلاق دے کر تنبیہ کرے۔ اگر اس پر بھی بیوی کی روش نہ بدلے تو دوسری طلاق دے کر مکمل علیحدگی اختیار کرلے۔ یہ علیحدگی عورت کو معلق رکھنے سے کہیں بہتر ہے۔

کھانا پکانے کے سلسلے میں بیوی کی ذمہ داری کے بارے میں جو موقف بیان کیا گیا ہے وہ بھی محل نظر ہے۔ میری رائے میں کھانا پکانے کی ذمہ داری کے بارے میں اگرچہ کوئی منصوص حکمِ شریعت موجود نہیں ہے' تاہم شریعت کی متعدد تعلیمات اور ہدایات کے مطابق یہ بیوی کی ذمہ داری ہی ہے' مثلاً یہ کہ:

عورت کا دائرہ کار ''گھر'' کو قرار دیا گیا ہے۔ وہ اس دائرہ کار میں رہتے ہوئے اگر کسی معاشی سرگرمی میں حصہ لے سکتی ہو تو یہ جائز ہے' اور اس سے حاصل ہونے والا منافع یقیناً عورت ہی کی مِلک ہے لیکن اپنی گھریلو زندگی سے بے نیاز ہوکر اس کا معاشی تگ و دو میں گم ہو جانا' اسلامی نظامِ معاشرت میں غیر مطلوب ہے۔

عورت کا کھانا پکانا' شوہر کے گھریلو کام میں اس کا ہاتھ بٹانا' بچوں کی دیکھ بھال کرنا ایسے امور ہیں جو ''معروفات'' میں شامل ہیں۔ حتیٰ کہ مغربی معاشرہ باوجود اپنے غیر فطری رجحان کے اس معروف کو مکمل طور پر نہیں کھرچ سکا۔ چنانچہ وہاں پر بھی بیویاں ان ذمہ داریوں کو ادا کرتی ہیں۔ جہاں تک مسلم معاشرے کا تعلق ہے تو دورِ نبوتؐ سے لے کر آج تک یہ مسلم معاشرے کا ''معروف'' ہے جو کسی نص کے خلاف نہیں بلکہ صحابہؓ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھریلو حالات اس کے شاہد ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ کچھ معاشی فراخی ملنے کے بعد گھریلو خادموں کی فراہمی کے واقعات بھی موجود ہیں لیکن ہر مسلمان گھریلو ملازم تو فراہم نہیں کرسکتا' نہ ہر صحابیؓ کو یہ استطاعت حاصل تھی۔ بے شمار آثار صحابہؓ' اُمت کا صدیوں کا تعامل اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اس معروف کو ثابت کرتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو زندگی بیان کرتے ہوئے آپؐ کے تمام چھوٹے بڑے کاموں کا ذکر کیا ہے لیکن کھانا پکانے کا ذکر نہیں کیا' بلکہ گھر